تعلیم کی اہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں

ساجد علی مصباحی، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونُصلّي ونُسلّم على رسوله الكريم

وہ باتیں جن سے قومیں ہو رہی ہیں نامور سیکھو — اٹھو! تہذیب سیکھو، صنعتیں سیکھو، ہنر سیکھو

بڑھاؤ تجربے، اطرافِ دینا میں سفر سیکھو — خواصِ خشک وتر سیکھو، علومِ بحر و بر سیکھو

خدا کے واسطے اے نوجوانو! ہوش میں آؤ — دلوں میں اپنی غیرت کو جگہ دو، جوش میں آؤ (اکبر الٰہ آبادی)

یہ حقیقت آفتابِ نیم روز کی طرح روشن ہے کہ کامیاب زندگی کے لیے بہتر تعلیم وتربیت اور نفع بخش علم وعمل انتہائی ضروری ہے؛ اسی لیے آج روے زمین پر بسنے والے تمام اربابِ فہم ودانش اور اصحابِ فکر وبصیرت عمدہ تعلیم وتحقیق اور کارآمد درس وتدریس کا خاصا اہتمام کر رہے ہیں، اور حکومتیں بھی تعلیم وتعلّم اور علم وادب کے فروغ کے لیے قسم قسم کی اسکیمیں اور طرح طرح کے منصوبے بنا رہی ہیں، جس ملک یا جس شہر میں جتنے زیادہ پڑھے لکھے لوگ رہتے ہیں وہاں اتنے ہی زیادہ تعلیم وتعلّم کے مواقع اور علم وادب کے فروغ کے منصوبے نظر آتے ہیں، لیکن اِن سب کے باوجود یہ پہلو بڑا افسوس ناک اور فکر انگیز ہے کہ ہمارے وطنِ عزیز کے گاؤں، دیہات اور کور دہ علاقے اِس ترقی یافتہ زمانہ میں بھی بہتر تعلیم وتعلّم کے مواقع اور علم وادب کی دل آویز روشنی سے بے بہرہ ہیں۔

مگر قربان جایئے مذہبِ اسلام پر، کہ اِس نے اُس تاریک دَور میں علم وادب کی شمع روشن کی، جب انسان جہالت وگمراہی کے گھٹاٹوپ اندھیرے میں حیران وسرگرداں تھا، اور اُس قوم کو تعلیم وتعلّم اور پڑھنے پڑھانے کا مزاج دیا جنھیں "اُمّی" (اَن پڑھ) کہا جاتا تھا۔ اس حقیقت کو قرآن کریم میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

هُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیۡهِمۡ وَ یُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ ٭ وَ اِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۝۲ [۱]

ترجمہ: وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انھیں میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انھیں پاک کرتے ہیں اور انھیں کتاب وحکمت کا علم عطا فرماتے ہیں، اور بیشک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔[۲]

اُس رسول برحق نے ایسے دل نشیں انداز میں تعلیم وتعلّم کی تبلیغ وتاکید فرمائی کہ عرب کے ان ناخواندہ مسلمانوں کے دلوں میں تعلیم وتعلّم کی اہمیت وعظمت جاگزیں ہوگئی اور وہ شب وروز علم وادب کے اکتساب وتحصیل میں لگ گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے جہالت وگمراہی میں بھٹکنے والے ناخواندہ افراد بڑے بڑے دانش وروں کو علم وادب کی رہنمائی کرنے لگے۔ سچ کہا ہے ؎

خود نہ تھے جو راہ پر، اوروں کے ہادی بن گئے — کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

آغازِ وحی میں پڑھنے کا حکم اور تعلیم وتعلّم کا ذکر:

● قرآن کریم مذہبِ اسلام کا اولیں بنیادی سرچشمہ ہے جس میں کائنات کی تمام چیزوں کا علم اور جملہ علوم وفنون کا بیان ہے، جب اس کے نزول کا آغاز ہوتا ہے تو سب سے پہلے پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے، پھر تعلیم وتعلم، معلّم ومتعلّم اور قلم وکتابت کا ذکر کیا جاتا ہے جس سے علم کی اہمیت اور قلم کی عظمت نمایاں ہوتی ہے۔ چنانچہ جبریل امین، ربِّ کریم کی جانب سے وحی لے کر غارِ حرا میں تشریف لاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں:

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۝۱ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۝۲ اِقۡرَاۡ وَ رَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ ۝۳ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۝۴ عَلَّمَ

[۱] پارہ: ۲۸، الجمعہ: ۶۲، آیت: ۲.

[۲] كنزالايمان في ترجمة القرآن، مجلس بركات، جامعه اشرفيه، مبارك پور، اعظم گڑھ.

الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ﴿۵﴾ [۱]

ترجمہ: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا، پڑھو اور تمھارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا، آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔[۲]

قرآن پڑھنے اور پڑھانے والوں کا مرتبہ:

● اسی طرح حدیثِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء جو قرآن کریم کی تفسیر و تشریح اور مذہب اسلام کا دوسرا بنیادی سرچشمہ ہے، اس میں قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے اور اس کی تعلیم دینے والے کو تمام لوگوں میں سب سے بہتر قرار دیا گیا ہے۔ بخاری شریف میں حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.[۳] ترجمہ: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن کی تعلیم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔

قرآن کریم پڑھنا، پڑھانا اور کتاب وحکمت کی تعلیم دینا کتنا اہم ہے اس کا کچھ اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب ﷺ کے اوصاف میں تعلیم وتربیت کو بہت نمایاں انداز میں بیان فرمایا، چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡہِمۡ وَیُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ ۚ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۶۴﴾ [۴]

ترجمہ: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انھیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلے گمراہی میں تھے۔[۵]

علم دین سیکھنے اور سکھانے کا حکم:

● اسلام کی نظر میں تعلیم کی اہمیت وعظمت کا عالم یہ ہے کہ اس نے اپنے دامن میں پناہ لینے والے تمام انسانوں پر اسے فرض قرار دیا، اور صرف علم طلب کرنا ہی فرض نہیں کیا، بلکہ اسے پڑھانے اور عام سے عام تر کرنے کا بھی حکم صادر فرمایا، چنانچہ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ.[۶] ترجمہ: علم طلب کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔

● حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ ، تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ ، تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ ، فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ ، وَالْعِلْمُ سَيُقْبَضُ ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتَّى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِي فَرِيضَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا.[۷]

ترجمہ: علم سیکھو اور اسے دوسرے لوگوں کو سکھاؤ، فرائض سیکھو اور اسے دوسرے لوگوں کو سکھاؤ، قرآن سیکھو اور اسے دوسرے لوگوں کو سکھاؤ؛ کیوں کہ میں تمھارے درمیان سے رخصت ہو جاؤں گا اور علم عنقریب اٹھا لیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ دو آدمی کسی فرض میں اختلاف کریں گے اور حال یہ ہوگا کہ کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو اُن کے درمیان فیصلہ کر سکے۔

---

[۱] پارہ: ۳۰، العلق:۹٦،آیت :۱ تا ۵.

[۲] کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن ، مجلس برکات ، جامعہ اشرفیہ ، مبارك پور ، اعظم گڑھ.

[۳] صحیح البخاری ، ج:۲، ص :۷۵۲،کتاب فضائل القرآن ، مجلس برکات ، جامعہ اشرفیہ ، مبارك پور ، اعظم گڑھ.

[٤] پارہ : ٤، آل عمران :۳، آیت :١٦٤ .

[٥] کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن ، مجلس برکات ، جامعہ اشرفیہ ، مبارك پور ، اعظم گڑھ.

[٦] سنن ابن ماجہ ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم،رقم الحدیث :٢٢٤، ج:۱ ، ص:۸۱،دارالفکر، بیروت.

[۷] سنن الدارمی ، باب الاقتداء بالعلماء ، رقم الحدیث :٢٤٠، ج:۱ ، ص: ١٤٥ ، دار البشائر ، بیروت.

- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.[۱]

ترجمہ: میرا کلام دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی جملہ ہو، اور بنی اسرائیل سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور جو شخص قصداً میری جانب ایسے کلام کی نسبت کرے جو میرا نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔

حدیث کی روایت کرنے والوں کے لیے حضور ﷺ کی دعا:

- احادیثِ مبارکہ پڑھنے، پڑھانے اور اس کی تبلیغ واشاعت کرنے والوں کے حق میں حضور رحمتِ عالم ﷺ نے خصوصی دعا فرمائی اور اس عمل کے فوائد بھی بیان فرمائے، جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا ، ثُمَّ بَلَّغَهَا عَنِّي.[۲]

ترجمہ: اللہ جل شانہ اس بندہ کو شاداب رکھے جس نے میری حدیث سنی، تو اسے یاد کیا، پھر میری نسبت سے دوسروں تک پہنچایا۔

- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَاءَنَا. قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا خُلَفَاؤُكُمْ ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يَأْتُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَ يُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ.[۳]

ترجمہ: اے اللہ! میرے جانشینوں پر رحم فرما۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے جانشین کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ علما ہیں جو میرے بعد آئیں گے، میری حدیث وسنت کی روایت کریں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے۔

- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نَضَّرَ اللهُ امْرَءًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثاً فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ .[٤]

ترجمہ: اللہ جل شانہ اس شخص کو شاداب رکھے جو ہم سے کوئی حدیث سنے، تو اسے یاد رکھے یہاں تک کہ دوسرے تک پہنچادے؛ کیوں کہ بہت سے حدیث کا علم رکھنے والے اپنے سے بڑے فقیہ تک حدیث پہنچاتے ہیں، اور بہت سے حدیث یاد رکھنے والے خود فقیہ نہیں ہوتے ہیں۔

چالیس حدیثیں دوسروں تک پہنچانے کی فضیلت:

مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی احادیثِ مبارکہ سننا، اسے یاد رکھنا، پھر دوسروں تک پہنچانا بہت بڑی سعادت اور خوش بختی ہے، اسی لیے صحابۂ کرام، تابعینِ عظام اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے دوسرے اربابِ فضل وکمال نے احادیثِ کریمہ سننے، پڑھنے، یاد کرنے، نقل کرنے، اور دوسروں تک پہنچانے میں اپنی پوری زندگی قربان کردی۔ محدثین کرام نے چالیس احادیثِ مبارکہ یاد کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی فضیلت سے متعلق بہت سی روایتیں نقل کی ہیں، مثلاً:

- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا مِنْ سُنَّتِيْ أَدْخَلْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ شَفَاعَتِيْ .[۵]

ترجمہ: جس شخص نے میری سنت سے متعلق چالیس حدیثیں محفوظ کرکے میری امت تک پہنچادیں، میں بروزِ قیامت اسے اپنی خصوصی شفاعت میں داخل کرلوں گا۔

---

[۱] صحيح البخاري ، كتاب بدء الوحي، باب ما ذكر عن بني اسرائيل، رقم الحديث :٣٤٦١، ج:٤، ص ٢٠٧، دارالشعب ، القاهرة ، مصر.

[۲] سنن ابن ماجه ، باب من بلغ علما ، رقم الحديث: ٢٣٦ ،ج:١ ، ص:٨٦، دارالفكر ، بيروت .

[۳] المعجم الاوسط للطبراني،باب الميم ، رقم الحديث : ٥٨٤٦ ،ج٦، ص ٧٧، دار الحرمين ، القاهرة ، مصر.

[٤] سنن الترمذي ، باب ماجاء في الحث على تبليغ السماع ، رقم الحديث : ٢٦٥٦ ،ج:٤ ،ص:٣٣٠،دارالغرب الاسلامي، بيروت.

[۵] معجم شيوخ ابن عساكر ، رقم الحديث: ٣١٦، ج:١، ص: ١٦٤ ، دارالبشائر ، دمشق.

● حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا مِنْ أَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيْهاً عَالِماً.[۱]

ترجمہ: جس شخص نے دین سے متعلق چالیس حدیثیں محفوظ کر کے میری امت تک پہنچادیں، اسے اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت فقیہ عالم کی حیثیت سے اٹھائے گا۔

● حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْفَعُهُمُ اللّٰهُ بِهَا، قِيْلَ لَهُ: ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ.[۲]

ترجمہ: جس شخص نے میری اُمت تک ایسی چالیس حدیثیں یاد کر کے پہنچائیں جن سے اللہ عز وجل ان کو نفع دے، تو اُس شخص سے کہا جائے گا: جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔

علم میں اضافہ کی دعا کرنے کا حکم:

● قرآن کریم نے علم کو ایسا عزّ ووقار بخشا اور اس کی ایسی عظمت واہمیت ظاہر فرمائی جس کے فہم وادراک میں عقل انسانی حیران ہے، خالق کائنات نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم میں اضافہ کی دعا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا:

وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ [۳] ترجمہ: اور عرض کرو کہ اے میرے رب! مجھے علم زیادہ دے۔[۴]

اس سے سمجھ میں آیا کہ علم سے افضل اور اہم کوئی دوسری چیز نہیں ہے، کیوں کہ اس سے اہم اگر کوئی اور چیز ہوتی تو اللہ جل شانہ اپنے محبوب کو اسی میں اضافہ کی دعا کرنے کا حکم دیتا۔

● اور حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو حکم دیا کہ وہ ربِّ کریم کی بارگاہ میں نفع بخش علم کا سوال کریں اور غیر نافع علم سے اللہ کی پناہ مانگیں، چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سَلُوا اللهَ عِلْمًا نَافِعًا ، وَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ.[۵]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے نفع بخش علم کا سوال کرو، اور ایسے علم سے اللہ جل شانہ کی پناہ مانگو جو نفع بخش نہ ہو۔

● حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ آپ ربِّ کریم کی بارگاہ میں علم کے لیے دعا کرتے رہتے تھے، جیسا کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کی نماز میں سلام پھیرتے تو اس طرح دعا فرماتے:

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا .[۶]

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، پاکیزہ رزق اور مقبول عمل کا طالب ہوں۔

● حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح دعا کیا کرتے تھے:

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لاَ تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لاَ يُسْتَجَابُ لَهَا.[۷]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو نفع بخش نہ ہو، اور ایسے دل سے جس میں تیری خشیت نہ ہو، اور ایسے نفس سے جو آسودہ نہ ہو، اور ایسی دعا سے جو مقبول نہ ہو۔

---

[۱] معجم شيوخ ابن عساكر، رقم الحديث: ۱۲۲۲، ج:۲، ص:۸۰، دار البشائر، دمشق.

[۲] جامع الأحاديث، رقم الحديث: ۲۱۸٤۸، ج:۷، ص:۱۹٦، دار الفكر، بيروت.

[۳] پاره: ۱٦، طٰه: ۲۰، آیت: ۱۱٤.

[٤] کنز الایمان فی ترجمة القرآن، مجلس برکات، جامعه اشرفیه، مبارك پور، اعظم گڑھ.

[۵] سنن ابن ماجه، باب ماتعوذ منه رسول الله ﷺ، رقم الحديث: ۳۸٤۳، ج:۲، ص: ۱۲٦۳، دار الفكر، بيروت.

[٦] سنن ابن ماجه، باب ما يقال بعد التسليم، رقم الحديث: ۹۲۵، ج:۱، ص:۲۹۸، دار الفكر، بيرت.

[۷] الصحيح لمسلم، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، رقم الحديث: ۷۰۸۱، ج:۸، ص۸۱، دار الافاق الجديده، بيروت.

فضیلتِ علم سے متعلق بعض آیات:

● مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ [۱]

ترجمہ: کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم وپیغمبری دے، پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہوجاؤ، ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہوجاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو۔[۲] اس آیت سے ظاہر ہوا کہ تعلیم وتعلّم اور درس وتدریس کا تقاضا یہ ہے کہ بندہ اللہ والا ہوجائے اور اسی کے احکام کے مطابق اپنی زندگی بسر کرے۔

● بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ۔[۳]

ترجمہ: بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا۔[۴] اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم سراپا روشن آیات اور ظاہر الاعجاز ہے، اور اہل علم کے لیے سعادت یہ ہے کہ وہ مقدس قرآن ان کے سینوں میں محفوظ ہے۔

● وَ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا۔[۵]

ترجمہ: اور بولے وہ جنھیں علم دیا گیا: خرابی ہو تمھاری، اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کے لیے جو ایمان لائے اور اچھے کام کرے۔[۶]

اس سے پتہ چلا کہ دارِ آخرت کی قدر ومنزلت علم کے ذریعہ معلوم ہوجاتی ہے اور اسے علما ہی بخوبی جانتے ہیں۔

● قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ۔[۷]

ترجمہ: اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کردوں گا ایک پل مارنے سے پہلے۔[۸]

اس میں اشارہ ہے کہ وہ قوتِ علم کے ذریعہ بلقیس کا تخت لانے پر قادر ہوا۔

علم کے بے بہا فوائد ومنافع:

علم کے فوائد ومنافع اس قدر ہیں کہ کوئی انسان ان کا احاطہ نہیں کرسکتا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعض فوائد ومنافع ایک ساتھ ارشاد فرمائے ہیں، ہم اسے یہاں نقل کرتے ہیں:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ فَإِنَّ تَعَلُّمَهُ لِلّٰهِ خَشِيَّةٌ ، وَطَلَبَهُ عِبَادَةٌ ، وَمُذَاكَرَتَهُ تَسْبِيْحٌ ، وَالْبَحْثُ عَنْهُ جِهَادٌ ، وَتَعْلِيْمُهُ لِمَنْ لَايَعلَمُهُ صَدَقَةٌ ، وَبَذْلُهُ لِأَهْلِهِ قُرْبَةٌ ؛لِأَنَّهُ مَعَالِمُ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَمَنَارُ سُبُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَهُوَ الْأَنِيْسُ فِي الْوَحْشَةِ وَالصَّاحِبُ فِي الْغُرْبَةِ وَالْمُحدِّثُ فِي الْخَلْوَةِ وَالدَّلِيْلُ عَلَى السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالسِّلَاحُ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَالزَّيْنُ عِنْدَ الْأَخِلَّاءِ. يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهِ أَقْوَاماً فَيَجعَلُهُمْ فِي الْخَيْرِ قَادَةً أَئِمَّةً تُقْتَصُّ آثَارُهُمْ وَ يُقْتَدىٰ بِفِعَالِهِمْ وَ يُنْتَهىٰ إِلىٰ رَأْيِهِمْ ، تَرْغَبُ الْمَلَائِكَةُ فِيْ خُلَّتِهِمْ ، وَبِأَجنِحَتِهَا تَمْسَحُهُمْ ، وَ يَسْتَغْفِرُ لَهُمْ كُلُّ رَطْبٍ وَ يَابِسٍ وَحِيْتَانُ الْبَحْرِ وَهَوَامُّهُ وَ سِبَاعُ الْبَرِّ وَأَنْعَامُهُ ؛ لِأَنَّ الْعِلْمَ حَيَاةُ الْقُلُوْبِ مِنَ الْجَهْلِ وَمَصَابِيْحُ الْأَبْصَارِ مِنَ الظُّلَمِ ، يَبْلُغُ الْعَبْدُ بِالْعِلْمِ مَنَازِلَ

---

[۱] پارہ:۳، آل عمران:۳، آیت :۷۹ .

[۲] کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن ، مجلس برکات ، جامعہ اشرفیہ ، مبارک پور ، اعظم گڑھ.

[۳] پارہ:۲۰، العنکبوت:۲۹، آیت :۴۹.

[۴] کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن ، مجلس برکات ، جامعہ اشرفیہ ، مبارک پور ، اعظم گڑھ.

[۵] پارہ:۲۰، القصص:۲۸، آیت:۸۰.

[۶] کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن ، مجلس برکات ، جامعہ اشرفیہ ، مبارک پور ، اعظم گڑھ.

[۷] پارہ: ۱۹، النمل:۲۷،آیت :۴۰.

[۸] کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن ، مجلس برکات ، جامعہ اشرفیہ ، مبارک پور ، اعظم گڑھ.

الْأَخْيَارِ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، التَّفَكُّرُ فِيهِ يَعْدِلُ الصِّيَامَ ، وَمُدَارَسَتُهُ تَعْدِلُ الْقِيَامَ ، بِهِ تُوْصَلُ الْأَرْحَامُ ، وَبِهِ يُعْرَفُ الْحَلَالُ مِنَ الْحَرَامِ ، هُوَ إِمَامُ الْعَمَلِ وَالْعَمَلُ تَابِعُهُ ، يُلْهَمُهُ السُّعَدَاءُ وَيُحْرَمُهُ الْأَشْقِيَاءُ.[۱]

ترجمہ: علم حاصل کرو؛ کیوں کہ علم حاصل کرنا خشیتِ الٰہی کا باعث ہے، اس کی طلب عبادت، اس کا مذاکرہ تسبیح اور اس کی تحقیق وجستجو جہاد ہے ـــــ کسی بےعلم کو علم سکھانا صدقہ اور اس کے اہل تک اسے پہنچانا قربِ خداوندی ہے؛ اس لیے کہ علم حلال وحرام کے جاننے کا ذریعہ اور اہل جنت کی راہوں کا سنگ میل ہے ـــــ علم وحشت میں غم خوار، مسافرت میں ساتھی، تنہائی میں ہم کلام، خوشی اور تنگی میں راہنما، دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار اور دوستوں کی مجلس میں زینت ہے ـــــ اللہ جل شانہ علم کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو رفعت وبلندی عطا فرماتا ہے تو انھیں نیک کاموں میں قائد وامام بنا دیتا ہے جن کے آثار کی اتباع اور کارناموں کی اقتدا کی جاتی ہے اور ان کی رائے تسلیم کی جاتی ہے ـــــ فرشتے اہل علم کی دوستی میں رغبت رکھتے ہیں، انھیں اپنے پروں سے چھوتے ہیں اور ہر خشک وتر حتی کہ دریا کی مچھلیاں اور کیڑے مکوڑے، خشکی کے درندے اور دیگر جانوران کے لیے استغفار کرتے ہیں؛ اس لیے کہ علم جہالت کو مٹا کر دلوں کو زندہ کرتا ہے اور تاریکیوں کو دور کر کے آنکھوں کو روشنی دیتا ہے ـــــ بندہ علم کے ذریعہ اخیار کے منازل تک پہنچ جاتا ہے اور دنیا وآخرت میں بلند وبالا مراتب پر فائز ہو جاتا ہے ـــــ علم میں غور وفکر کرنا روزہ رکھنے کے برابر اور اسے پڑھنا پڑھانا قیام اللیل کے مساوی ہے، اسی کی برکت سے صلہ رحمی کی جاتی ہے اور اسی کے ذریعہ حلال وحرام کو پہچانا جاتا ہے، علم امام اور عمل اس کے تابع ہے۔ علم نیک بختوں کے دلوں میں ڈالا جاتا ہے اور بدبختوں کو اس سے محروم رکھا جاتا ہے۔

علم، نفلی عبادت سے بہتر ہے:

- حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

يَا أَبَا ذَرٍّ !لَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِئَةَ رَكْعَةٍ ، وَلَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ ، عُمِلَ بِهِ أَوْ لَمْ يُعْمَلْ ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رَكْعَةٍ.[۲]

ترجمہ: ابوذر! صبح کے وقت تمھارا جانا اور کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھنا، تمھارے لیے سو رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور صبح کے وقت تمھارا جانا اور علم کا ایک باب سیکھنا، خواہ اس پر عمل ہو یا نہ ہو، تمھارے لیے ہزار رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

- حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

إِنَّكُمْ قَدْ أَصْبَحْتُمْ فِيْ زَمَانٍ كَثِيرٍ فُقَهَاؤُهُ ، قَلِيلٍ خُطَبَاؤُهُ ، كَثِيرٍ مُعْطُوْهُ ، قَلِيلٍ سُؤَّالُهُ ، الْعَمَلُ فِيْهِ خَيْرٌ مِنَ الْعِلْمِ ، وَسَيَأْتِي زَمَانٌ قَلِيلٌ فُقَهَاؤُهُ ، كَثِيرٌ خُطَبَاؤُهُ ، كَثِيرٌ سُؤَّالُهُ ، قَلِيلٌ مُعْطُوْهُ ، الْعِلْمُ فِيْهِ خَيْرٌ مِنَ الْعَمَلِ.[۳]

ترجمہ: یقیناً تم ایسے زمانے میں ہو جس میں اہل علم زیادہ اور خطبا (مقررین) کم ہیں، دینے والے زیادہ اور مانگنے والے کم ہیں، اِس زمانہ میں عمل، علم سے بہتر ہے۔ اور عنقریب ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں اہل علم کم اور خطبا (مقررین) زیادہ ہوں گے، مانگنے والے زیادہ اور دینے والے کم ہوں گے، اس زمانہ میں علم عمل سے بہتر ہوگا۔

- حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ ، وَخَيْرُ دِيْنِكُمُ الْوَرَعُ .روا الطبراني في الأوسط والبزار.[٤]

ترجمہ: علم کی کثرت، عبادت کی کثرت سے بہتر ہے، اور تمھارے دین کی خوبی گناہوں سے بچنا ہے۔

- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

قَلِيْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ كَثِيْرِ الْعِبَادَةِ وَكَفَى بِالْمَرْءِ فِقْهاًإِذَا عَبَدَ اللهَ وَكَفَى بِالْمَرْءِ جَهْلًا إِذَا أَعْجَبَ بِرَأْيِهِ. رواه

---

[۱] الترغيب والترهيب للمنذرى ، كتاب العلم ، رقم الحديث: ۱۰۷ ، ج:۱ ، ص: ۵۲ ، دارالكتب العلمية ، بيروت.

[۲] سنن ابن ماجه ، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه ، رقم الحديث : ۲۱۹ ، ج:۱ ، ص: ۷۹ ، دارالكتب العلمية ، بيروت.

[۳] المعجم الكبير للطبراني ، باب الحاء ، رقم الحديث :۳۱۱۱ ، ج:۳ ، ص: ۱۹۷ ، مكتبة ابن تيمية ، القاهرة.

[٤] مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، رقم الحديث:٤٧٨ ، باب فى فضل العلم ، ج۱ ، ص ۳۲۵ ، المكتبة الشاملة ، دارالفكر ، بيروت.

الطبراني في الأوسط.[١]

ترجمہ: تھوڑا علم زیادہ عبادت سے بہتر ہے، اور آدمی کے علم کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اللہ جل شانہ کی صحیح ڈھنگ سے عبادت کرنے لگے، اور آدمی کی جہالت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ خود پسند اور مغرور ہو جائے۔

● حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَعَلَّمَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ عَمِلَ بِهٖ أَوْ لَمْ يَعْمَلْ بِهٖ كَانَ أَفْضَلَ مِن صَلَاةِ أَلْفِ رَكْعَةٍ ، فَإِنْ هُوَ عَمِلَ بِهٖ أَوْ عَلَّمَهٗ كَانَ لَهٗ ثَوَابُهٗ وَثَوَابُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهٖ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.[٢]

ترجمہ: جس نے علم کا ایک باب سیکھا، خواہ اس پر عمل کیا یا نہیں کیا، اس کا علم سیکھنا ہزار رکعت نفل نماز سے بہتر ہے، اور اگر اس شخص نے خود اس پر عمل کیا یا دوسرے کو وہ علم سکھا دیا تو اس شخص کے لیے اس عمل کا ثواب ہوگا اور ان تمام لوگوں کے برابر اجر و ثواب ہوگا جو قیامت تک اس پر عمل کریں گے۔

علم کے ساتھ تھوڑا عمل بھی نفع بخش ہوتا ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی ذات کا علم۔ اس نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی ذات کا علم۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ سے عمل کے بارے میں دریافت کر رہے ہیں اور آپ ہمیں علم کے بارے میں بتا رہے ہیں؟ تو رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ قَلِيْلَ الْعَمَلِ يَنْفَعُ مَعَ الْعِلْمِ ، وَإِنَّ كَثِيْرَ الْعَمَلِ لَا يَنْفَعُ مَعَ الْجَهْلِ.[٣]

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے علم کے ساتھ تھوڑا عمل بھی نفع بخش ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سے بے علم ہوتے ہوئے زیادہ عمل بھی نفع نہیں دیتا ہے۔

دین کا علم اور اس کی سمجھ سراپا خیر ہے:

● دین کا علم اور اس کی فقہ وبصیرت بڑی عظیم نعمت اور سراپا خیر ہے، اللہ جل شانہ یہ نعمتِ عظمیٰ اُسی خوش نصیب انسان کو عطا کرتا ہے جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ [٤]

ترجمہ: اللہ حکمت (قرآن وحدیث اور فقہ کا علم) دیتا ہے جسے چاہے، اور جسے حکمت مِلی اُسے بہت بھلائی ملی، اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔[٥]

● حدیث شریف میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَ يُلْهِمْهُ رُشْدَهٗ.[٦]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جس کے لیے خیر چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور اس کی ہدایت اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔

---

[١] الترغيب والترهيب من الحديث الشريف ، رقم الحديث:١٠٤ ، ج:١ ، ص:٥٠ ، دار الكتب العلمية ، بيروت.

[٢] جامع الاحاديث ، رقم الحديث:٢١٨٠٥ ، حرف الميم ،ج٢٠ ، ص ١٦٩ ، المكتبة الشاملة.

[٣] جامع بيان العلم وفضله ، باب جامع فى فضل العلم ، ج:١ ، ص: ٤٥ ، دار الكتب العلمية ، بيروت.

[٤] پارہ :٣، البقرة:٢، آیت :٢٦٩.

[٥] کنزالایمان فی ترجمة القرآن ، مجلس برکات ، جامعہ اشرفیہ ، مبارک پور ، اعظم گڑھ.

[٦] المعجم الكبير للطبراني ،رقم الحديث :٧٨٦، ج:١٩،ص :٣٤٠، مكتبة ابن تيمية ، القاهرة.

● حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کا شانۂ اقدس سے باہر تشریف لائے، مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں دو مجلسیں دیکھیں، ان میں سے ایک مجلس والے اللہ جل شانہ سے دعا مانگ رہے تھے اور اس کی طرف متوجہ تھے، اور دوسری مجلس والے تعلیم وتعلّم میں مصروف تھے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

كِلَاهُمَا عَلَىٰ خَيْرٍ، وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِ ، أَمَّا هٰؤلَاءِ فَيَدْعُونَ اللهَ وَ يَرْغَبُونَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ ، وَأَمَّا هٰؤلَاءِ فَيَتَعَلَّمُونَ الْفِقْهَ۔ أَوْ الْعِلْمَ- وَ يُعَلِّمُونَ الْجَاهِلَ فَهُمْ أَفْضَلُ ، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا. قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ فِيهِمْ.[۱]

ترجمہ: دونوں خیر پر ہیں، لیکن ان میں سے ایک مجلس دوسری مجلس سے افضل ہے۔ اِس مجلس والے اللہ جل شانہ سے دعا کر رہے ہیں اور اس کی جانب متوجہ ہیں، اگر اللہ چاہے تو انھیں عطا کرے اور اگر چاہے تو روک دے۔ لیکن اُس مجلس والے علم حاصل کر رہے ہیں اور جو اس سے بے بہرہ ہیں انھیں علم سکھا رہے ہیں؛ لہٰذا وہ لوگ افضل ہیں اور مجھے بھی معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر سرکار علیہ الصلاۃ والسلام تعلیم وتعلّم والی مجلس میں بیٹھ گئے۔

علم کی مجلسیں جنت کے باغات ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا. قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: مَجَالِسُ الْعِلْمِ.[۲]

ترجمہ: جب جنت کے باغات سے تمھارا گزر ہو تو اس میں سے کھا لیا کرو (کچھ حاصل کر لیا کرو) صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کے باغات کیا ہیں؟ فرمایا: علم کی مجلسیں۔

علم دین میں کمال حاصل کرنے کا حکم:

اسلام کی نظر میں علم دین کی کتنی اہمیت اور وقعت ہے، اس کا اندازہ اِس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ پروردگارِ عالم نے علم دین میں کمال حاصل کرنے کو امتِ مسلمہ پر فرض قرار دیا اور ارشاد فرمایا:

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾[۳]

ترجمہ: اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں، تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں۔[٤]

اہل علم سے پوچھنے کا حکم:

اس کے بعد جو مسلمان کسی وجہ سے علم دین میں کمال حاصل نہیں کر سکتے اُن پر لازم فرمایا کہ دین کا جو مسئلہ انھیں معلوم نہ ہو، وہ اہل علم وفقہ سے دریافت کر کے اس پر عمل کریں۔ قرآن کریم میں واضح ارشاد ہے:

● فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾[۵] ترجمہ: تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو، اگر تمھیں علم نہیں۔[٦]

---

[۱] سنن الدارمی، باب فی فضل العلم والعالم، رقم الحدیث: ۳۷۵، ج: ۱، ص: ۱٦٦، دار البشائر، بیروت.

[۲] مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، باب فی فضل العلماء ومجالستهم، رقم الحدیث: ۵۲۱، ج: ۱، ص: ۳۳۵، دار الفکر، بیروت.

[۳] پاره: ۱۱، التوبه: ۹، آیت: ۱۲۲.

[٤] کنز الایمان فی ترجمة القرآن، مجلس برکات، جامعه اشرفیه، مبارك پور، اعظم گڑھ.

[۵] پاره: ۱٤، النحل ۱٦، آیت ٤۳.

[٦] کنز الایمان فی ترجمة القرآن، مجلس برکات، جامعه اشرفیه، مبارك پور، اعظم گڑھ.

● حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْعِلْمُ خَزَائِنُ وَمِفْتَاحُهَا السُّؤَالُ فَاسْئَلُوْا يَرْحَمْكُمُ اللهُ ، فَإِنَّهُ يُؤْجَرُ فِيْهِ أَرْبَعَةٌ: السَّائِلُ وَالمُعَلِّمُ وَالمُسْتَمِعُ وَالمُحِبُّ لَهُمْ.[۱]

ترجمہ: علم خزانہ ہے اوراس کی کنجی سوال ہے،لہذا پوچھا کرو، کیوں کہ اس میں چار آدمیوں کو اجروثواب ملے گا: پوچھنے والے کو، معلم (بتانے والے) کو، غور سے سننے والے کواور ان سے محبت کرنے والے کو۔ اللہ جل شانہ تم پر رحم فرمائے۔

طلبِ علم کا اجروثواب:

● حضرت واثلہ ابن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَأَدْرَكَهُ كَتَبَ اللهُ لَهُ كِفْلَيْنِ مِنَ الْأَجْرِ، وَمَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَلَمْ يُدْرِكْهُ كَتَبَ اللهُ لَهُ كِفْلًا مِنَ الْأَجْرِ. [۲]

ترجمہ: جس شخص نے علم طلب کیا اور اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اسے دوحصہ اجرعطا فرمائے گا، اور جس نے علم طلب کیا اور اسے حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکا تو اللہ تعالیٰ اسے ایک حصہ اجرعطا فرمائے گا۔

● حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَا انْتَعَلَ عَبْدٌ قَطُّ وَلَا تَخَفَّفَ وَلَا لَبِسَ ثَوْبًا لِيَغْدُوَ فِيْ طَلَبِ عِلْمٍ إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ حَيْثُ يَخْطُوْ عَتَبَةَ بَابِهِ .[۳]

ترجمہ: جس شخص نے بھی علم کی طلب میں جانے کے لیے نعل پہنا، یا خف پہنا، یا کپڑا زیب تن کیا، اللہ جل شانہ نے دروازہ کی چوکھٹ پار کرتے ہی اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دی۔

رضاے الٰہی کے لیے علم حاصل کرنے کا ثمرہ:

● حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ غَدَا يُرِيْدُ الْعِلْمَ يَتَعَلَّمُهُ لِلّٰهِ فَتَحَ اللهُ لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ وَفَرَشَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَكْتَافَهَا، وَصَلَّتْ عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ السَّمٰوَاتِ وَحِيتَانُ الْبَحْرِ.[۴]

ترجمہ: جو شخص طلبِ علم کے ارادہ سے صبح نکلتا ہے اور رضاے الٰہی کے لیے علم حاصل کرتا ہے، اللہ جل شانہ اُس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیتا ہے، فرشتے اُس کے لیے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں اور آسمانوں کے فرشتے اور سمندر کی مچھلیاں اُس کے لیے رحمت کی دعا کرتی ہیں۔

● حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ كَانَ فِيْ سَبِيلِ اللهِ حَتّٰى يَرْجِعَ .[۵]

ترجمہ: جو شخص علم کی طلب میں گھر سے نکلا، وہ واپس آنے تک اللہ کی راہ میں ہے۔

قرآن کا علم حاصل کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں:

● حضرت ابوالرُدَین سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ قَوْمٍ يَجْتَمِعُوْنَ عَلَى كِتَابِ اللهِ يَتَعَاطَوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا كَانُوْا أَضْيَافًا لِلّٰهِ وَإِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يَقُوْمُوْا أَوْ يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهِ.[۶]

---

[۱] كنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف العين، كتاب العلم، رقم الحديث : ۲۸۶۶۲، ج:۱۰، ص :۱۳۳، مؤسسة الرسالة.

[۲] مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، باب فی فضل العلم والمتعلم، رقم الحديث : ۵۰۲، ج:۱، ص:۳۳۰، دار الفكر، بيروت.

[۳] المعجم الاوسط، رقم الحديث: ۵۷۲۲، ج:۶، ص: ۳۷، دار الحرمين، القاهرة، مصر.

[۴] شعب الايمان، فصل فی فضل العلم وشرف مقداره، رقم الحديث:۱۵۷۶، ج:۳، ص: ۲۲۳، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع، رياض.

[۵] سنن الترمذی، باب فضل طلب العلم، ج:۲، ص:۸۹، مجلس بركات، جامعه اشرفيه، مبارك پور، اعظم گڑھ.

[۶] مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، باب فی فضل العلم والمتعلم، رقم الحديث : ۴۹۷، ج:۱، ص:۳۲۹، دار الفكر، بيروت.

ترجمہ: جولوگ بھی یکجا ہوکر کتاب اللہ پڑھنے پڑھانے یا سننے سنانے میں مشغول ہوتے ہیں وہ اللہ جل شانہ کے مہمان ہوتے ہیں، اور فرشتے انھیں (اپنے نورانی پروں سے) ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک وہ لوگ اُس مجلس سے اٹھ جائیں یا کسی دوسری بات میں مشغول ہوجائیں۔

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَااجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ وَ يَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلاَئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ.[۱]

ترجمہ: جوقوم بھی کسی خانۂ خدا میں کتاب اللہ کی تلاوت اوراسے پڑھنے پڑھانے کے لیے یکجا ہوئی اُن پر اللہ کی جانب سے سکینہ کا نزول ہوا، اور رحمتِ الٰہی نے انھیں ڈھانپ لیا، اور فرشتے ان کے چہار جانب جمع ہوگئے، اور اللہ جل شانہ نے اپنے مقربین کی جماعت میں ان کا ذکر فرمایا، اور جس شخص کو اُس کے عمل نے پیچھے کردیا، اُسے اُس کے نسب نے آگے نہیں بڑھایا۔

دنیا کے لیے علم دین حاصل کرنے کا انجام:

علم دین کے اکتساب کا مقصد رضاے الٰہی حاصل کرنا ہے، نام ونمود، فخر ومباہات، سرکاری ملازمتوں کا حصول یا محض دنیا کمانا نہیں ہے؛ کیوں کہ ان کاموں کے لیے علم دین حاصل کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اس پر شدید وعیدیں بیان فرمائی گئی ہیں:

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لاَ يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَعْنِي رِيحَهَا.[۲]

ترجمہ: جس علم سے رضاے الٰہی حاصل کی جاتی ہے، اگر اسے کوئی شخص صرف دنیا کمانے کے لیے حاصل کرے گا تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔

● حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ ، أَوْ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ ، أَوْ لِيَصْرِفَ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ ، فَهُوَ فِي النَّارِ.[۳]

ترجمہ: جوشخص بے وقوفوں سے لڑنے جھگڑنے یا علماے کرام پر فخر ومباہات کرنے یا لوگوں کو اپنی جانب مائل کرنے کے لیے علم دین حاصل کرے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

● حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوْا بِهِ الْعُلَمَاءَ ، أَوْ لِتُمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ ، أَوْ لِتَصْرِفُوْا وُجُوْهَ النَّاسِ إِلَيْكُمْ ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَهُوَ فِي النَّارِ.[٤]

ترجمہ: علم اس لیے حاصل نہ کرو کہ تم اس کے ذریعہ علماے کرام پر فخر ومباہات کرو، یا اُس کے سبب نادانوں سے لڑائی جھگڑا کرو، یا عوام کو اپنی جانب مائل کرو؛ کیوں کہ جوشخص ایسا کرے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

● حضرت ابراہیم بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِثَلَاثٍ: لِتُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَاءَ ، وَتُجَادِلُوْا بِهِ الْعُلَمَاءَ ، وَلِتَصْرِفُوْا وُجُوْهَ النَّاسِ إِلَيْكُمْ ، وَابْتَغُوْا بِقَوْلِكُمْ مَا عِنْدَ اللهِ فَإِنَّهُ يَدُوْمُ وَ يَبْقَى وَ يَنْفَدُ مَا سِوَاهُ.[٥]

---

[۱] الصحيح لمسلم ، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن ،رقم الحديث:۷۰۲۸، ج:۸ ، ص: ۷۱، دار الآفاق الجديدة ، بيروت.

[۲] سنن ابی داؤد ،باب فى طلب العلم لغير الله تعالىٰ،رقم الحديث :۳٦٦۱،ص:٦۲،داراحياء التراث العربى، بيروت.

[۳] سنن ابن ماجه،باب الانتفاع بالعلم والعمل به ، رقم الحديث ۲۵۳ ،ج ۱ ، ص:۹۳، دار الفكر ، بيروت.

[٤] سنن ابن ماجه ، باب الانتفاع بالعلم والعمل به ، رقم الحديث:۲۵۹، ج:۱، ص:۹٦، دار الفكر، بيروت.

[٥] سنن الدارمي ، باب العمل بالعلم و حسن النية فيه،رقم الحديث:۲۵۵، ج:۱ ،ص:۹۲، دار الكتاب العربي ، بيروت.

ترجمہ: تین کاموں کے لیے علم حاصل نہ کرو: علم اس لیے حاصل نہ کرو کہ اس کے ذریعہ نادانوں سے لڑائی جھگڑا کرو، یا اس کے ذریعہ علمائے کرام پر برتری جتاؤ، یا اس کے ذریعہ عوام الناس کو اپنی جانب مائل کرو۔ اپنے علم کے ذریعہ اللہ جل شانہ کی بارگاہ کا اجر وثواب طلب کرو؛ کیوں کہ وہ ہمیشہ باقی رہے گا اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ سب فنا ہو جائے گا۔

حصولِ علم کے آداب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ ، وَتَعَلَّمُوْا لِلْعِلْمِ السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ، وَتَوَاضَعُوْا لِمَنْ تَعْلَّمُوْنَ مِنْهُ.[۱]

ترجمہ: علم سیکھو، اور علم کے لیے سکون ووقار سیکھو، اور اس شخص کے سامنے تواضع وانکساری کرو جس سے علم سیکھتے ہو۔

طلبِ علم کے درمیان مرنے والے کا درجہ:

- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الإِسْلاَمَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ إِلَّا دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ.[۲]

ترجمہ: جس شخص کو اس حال میں موت آجائے کہ وہ اسلام کو زندہ کرنے کے لیے علم حاصل کر رہا ہو تو اُس کے اور انبیائے کرام کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ یعنی اسے انبیائے کرام کا قرب حاصل ہوگا۔

- حضرت ابوذر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا جَاءَ الْمَوْتُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَهُوَ عَلَى هٰذِهِ الْحَالَةِ مَاتَ وَهُوَ شَهِيْدٌ .[۳]

ترجمہ: جب طالبِ علم کو موت آجائے اور وہ طلبِ علم میں مصروف ہو تو وہ شہید ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ طالبِ علم کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا ، سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ .[٤]

ترجمہ: جو شخص طلبِ علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔

طالبِ علم کے لیے فرشتے اپنا پر بچھاتے ہیں:

- صفوان بن عسّال مرادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ خَارِجٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ.[٥]

ترجمہ: جو شخص بھی علم کی طلب میں اپنے گھر سے نکلتا ہے فرشتے اُس کے عمل سے خوش ہو کر اُس کے لیے اپنے نورانی پر بچھاتے ہیں۔

- حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ.[٦]

ترجمہ: یقیناً فرشتے طالبِ علم کی رضا کے لیے اپنے نورانی پر بچھاتے ہیں۔

---

[۱] المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث: ٦١٨٤، ج:٦، ص: ٢٠٠، دار الحرمین، القاهرة، مصر.

[۲] كنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، كتاب العلم، رقم الحديث: ٢٨٨٣١، ج:١٠، ص: ١٦٠، مؤسسة الرسالة.

[۳] مسند البزار، رقم الحديث: ٨٥٧٤، ج:١٥، ص:١٩١، مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة.

[٤] سنن ابن ماجه، رقم الحديث: ٢٢٥، ج:١، ص:٨٢، دار الكتب العلمية، بيروت.

[٥] سنن ابن ماجه، رقم الحديث: ٢٢٦، ج:١، ص:٨٢، دار الكتب العلمية، بيروت.

[٦] سنن ابي داؤد، باب الحث على طلب العلم رقم الحديث: ٣٦٣، ص: ٦١٧، دار إحياء التراث العربي، بيروت.

طالب علم کے لیے اہل زمین وآسمان استغفار کرتے ہیں:

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ ، حَتّٰى الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ .[١]

ترجمہ: بے شک طالبِ علم کے لیے تمام اہل آسمان وزمین بخشش طلب کرتے ہیں، یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں اُس کے لیے بخشش طلب کرتی ہیں۔

دین کا علم حاصل کرنے والے کے لیے اللہ کافی ہے:

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشادفرمایا:

مَنْ تَفَقَّهَ فِيْ دِيْنِ اللهِ كَفَاهُ اللهُ هَمَّهُ ، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.[٢]

ترجمہ: جوشخص اللہ جل شانہ کے دین کی سمجھ حاصل کرے اللہ تعالیٰ اس کی مشکلات میں اسے کفایت کرے گا، اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوگا۔

اہل علم اور ان کی شہادت کا مقام ومرتبہ:

قرآن کریم نے اہل علم کی ایسی قدر ومنزلت بڑھائی کہ تاریخ عالَم آج بھی اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اہل علم وفضل کے لیے اس سے بڑھ کر اعزاز اور کیا ہوسکتا ہے کہ ان کے خالق ومالک نے ان کا ذکر اپنے اور فرشتوں کے ساتھ کیا، انھیں اپنی وحدانیت اور اپنے محبوب کی رسالت کا گواہ بنایا اور ان کی گواہی کو فرشوں کی گواہی کی طرح معتبر ٹھہرایا۔ اس سلسلے میں رب کریم کا بڑا واضح ارشاد ہے:

- شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ۔[٣]

ترجمہ: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہوکر۔[٤]

- وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾ [٥]

ترجمہ: اور کافر کہتے ہیں: تم رسول نہیں۔ تم فرماؤ، اللہ گواہ کافی ہے مجھ میں اور تم میں اور وہ جسے کتاب کا علم ہے۔[٦]

مؤمنین اور اہلِ علم کے درجات کی بلندی:

اہل علم کے مراتب ودرجات کی بلندی کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم بڑے واضح انداز میں اعلان کر رہا ہے کہ عالم اور غیر عالم برابر نہیں ہیں؛ اس لیے کہ خدائے وحدہ لاشریک ان بندگانِ خدا کے درجے بلند فرمائے گا جو زیورِ تعلیم سے آراستہ اور دولتِ علم سے مالا مال ہیں۔

- ارشاد باری تعالیٰ ہے: قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔[٧]

ترجمہ: تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔[٨] یہاں استفہام برائے نفی ہے، یعنی علم والے اور بے علم ہرگز برابر نہیں ہیں۔

- دوسرے مقام پر اس کی صراحت بھی کردی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل علم کے درجات بلند فرمائے گا۔ ارشاد ربانی ہے:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۔[٩]

---

[١] سنن ابن ماجه ، رقم الحديث:٢٢٣، ج:١، ص:٨١ ، دارالكتب العلمية ، بيروت.

[٢] كنز العمال فى سنن الأقوال والأفعال ، كتاب العلم ، رقم الحديث : ٢٨٨٥٥، ج:١٠، ص :١٦٥، مؤسسة الرسالة.

[٣] پاره:٣، آل عمران:٣، آيت :١٨.

[٤] كنزالايمان فى ترجمة القرآن ، مجلس بركات ، جامعه اشرفيه ، مبارك پور ، اعظم گڑھ.

[٥] پاره: ١٣، الرعد:١٣، آيت :٤٣.

[٦] كنزالايمان فى ترجمة القرآن ، مجلس بركات ، جامعه اشرفيه ، مبارك پور ، اعظم گڑھ.

[٧] پاره:٢٣، الزمر: ٣٩، آيت :٩.

[٨] كنزالايمان فى ترجمة القرآن ، مجلس بركات ، جامعه اشرفيه ، مبارك پور ، اعظم گڑھ.

[٩] پاره:٢٨، المجادلة:٥٨، آيت :١١.

ترجمہ: اللہ تمھارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔[۱]

● حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: علماے کرام عام مؤمنین سے سات سو درجے بلند ہوں گے اور ہر دو درجوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہوگی۔[۲]

اہلِ علم خدا کے نزدیک عقل والے ہیں:

قرآن کریم کی مختلف آیات میں اہل علم کی تعریف وتوصیف ہے اور انھیں علم کی وجہ سے صاحبِ عقل وخرد قرار دیا گیا ہے۔

● ایک آیت میں ہے: وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعَالِمُوْنَ ﴿۴۳﴾[۳]

ترجمہ: اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں اور انھیں نہیں سمجھتے مگر علم والے۔[۴]

اس آیتِ کریمہ میں اہل علم کی تعریف وتوصیف ہے کہ وہ مثالوں کے حسن وخوبی، ان کے فوائد ومنافع اور ان کی حکمت اچھی طرح سمجھتے ہیں اور جو علم سے بے بہرہ اور جاہل ہیں وہ ان مثالوں کی خوبی اور اس کی حکمت نہیں سمجھتے اور ان کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ انھیں اتنا بھی شعور نہیں کہ مثال سے مقصود تفہیم ہوتی ہے اور جیسی چیز ہو اس کی شان ظاہر کرنے کے لیے ویسی ہی مثال مقتضاے حکمت ہے، لہٰذا باطل اور کمزور دین کے ضعف وبطلان کے اظہار کے لیے مکھی اور مکڑی کی مثال نہایت ہی نافع ہے۔

● ایک دوسری آیت میں ہے: وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۷﴾۔[۵]

ترجمہ: اور پختہ علم والے کہتے ہیں: ہم اس پر ایمان لائے، سب ہمارے رب کے پاس سے ہے۔ اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔[۶]

اس آیتِ مبارکہ میں واضح کر دیا گیا کہ اہلِ علم قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور اُس کے محکم اور متشابہ سب کو اللہ کی جانب سے مانتے ہیں جو اُن کے صاحبِ عقل وخرد ہونے کی دلیل ہے؛ کیوں کہ جو عقل وخرد سے تہی دامن ہیں وہ نصیحت نہیں مانتے ہیں۔

اللہ جل شانہ علم والوں کو پسند فرماتا ہے:

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احیاء العلوم میں نقل کیا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَوْحَىٰ اللهُ إِلَىٰ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا إِبْرَاهِيْمُ! إِنِّيْ عَلِيْمٌ ، أُحِبُّ كُلَّ عَلِيْمٍ.[۷]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے ابراہیم! بلاشبہہ میں علم والا ہوں اور ہر علم والے کو پسند کرتا ہوں۔

علما ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں:

علما کے لیے یہ بڑی سعادت اور فیروز مندی ہے کہ وہ اپنے خالق ومالک کو پہچانتے ہیں اور اس کی خشیت اپنے دل میں بسا کر اس کے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

● اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا۔[۸] ترجمہ: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔[۹]

---

[۱] کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ.

[۲] احیاء علوم الدین، کتاب العلم، ج:۱، ص:۴۰، کتاب العلم، دارلتقویٰ للتراث، قاھرہ، مصر.

[۳] پارہ:۲۰، العنکبوت:۲۹، آیت:۴۳.

[۴] کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ.

[۵] پارہ:۳، آل عمران:۳، آیت:۷.

[۶] کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ.

[۷] احیاء علوم الدین، کتاب العلم، ج:۱، ص:۴۲، دارالتقویٰ للتراث، قاھرہ، مصر.

[۸] پارہ:۲۲، فاطر:۳۵، آیت:۲۸.

[۹] کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ.

اس آیت کریمہ میں حصر کی وجہ ظاہر ہے؛ کیوں کہ علما ہی اللہ کی صفات کو جانتے اور اس کی عظمت کو پہچانتے ہیں، اس لیے وہی اللہ سے ڈرتے بھی ہیں۔

- بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم اللہ عزوجل کی کہ میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور سب سے زیادہ اس کا خوف رکھنے والا ہوں۔[۱]

عالم کے لیے تمام مخلوق استغفار کرتی ہے:

ایک عالم دین کے لیے یہ کتنی بڑی سعادت اور فیروزمندی ہے کہ وہ اپنے کام میں مصروف ہوتا ہے اور آسمان وزمین کی تمام مخلوق اس کے لیے بخشش طلب کرتی ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ.[۲]

ترجمہ: بے شک آسمان وزمین کی تمام مخلوق اور پانی کے اندر رہنے والی مچھلیاں عالم کے لیے بخشش طلب کرتی ہیں۔

عالم کی مجلس میں حاضر ہونے کی فضیلت:

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حُضُوْرُ مَجْلِسِ عَالِمٍ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَلْفِ رَكْعَةٍ وَعِيَادَةِ أَلْفِ مَرِيْضٍ وَشُهُوْدِ أَلْفِ جَنَازَةٍ . فَقِيْلَ:يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ ﷺ:وَهَلْ يَنْفَعُ الْقُرْآنُ إِلَّا بِالْعِلْمِ.[۳]

ترجمہ: کسی عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ایک ہزار رکعت نماز پڑھنے، ایک ہزار مریضوں کی بیمار پرسی کرنے اور ایک ہزار جنازوں میں شریک ہونے سے بہتر ہے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا قرآن کریم پڑھنے سے بھی بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: قرآن پاک بھی تو علم کے ساتھ ہی نفع دیتا ہے۔

علم دین سیکھنے اور سکھانے کا اجر:

- حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ لَهُ أَجْرُ مُعْتَمِرٍ تَامِّ الْعُمْرَةِ ، فَمَنْ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيْدُ إِلَّا لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ فَلَهُ أَجْرُ حَاجٍّ تَامِّ الْحِجَّةِ.[۴]

ترجمہ: جو شخص صبح کے وقت مسجد گیا اور اس کا ارادہ صرف یہ ہے کہ علم دین سیکھے یا کسی کو علم دین سکھائے، اس کے لیے کامل عمرہ کرنے والے کا اجر وثواب ہے۔ اور جو شخص شام کے وقت مسجد گیا اور اس کا ارادہ صرف یہ ہے کہ علم دین سیکھے یا کسی کو علم دین سکھائے، اس کے لیے کامل حج کرنے والے کا اجر وثواب ہے۔

- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَعَلَّمَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ أُعْطِيَ ثَوَابَ سَبْعِيْنَ صِدِّيْقاً.[۵]

ترجمہ: جس نے لوگوں کو سکھانے کے لیے علم کا ایک باب سیکھا، اسے ستر صدیقوں کا ثواب عطا کیا جائے گا۔

---

[۱] خزائن العرفان فی تفسیر القرآن، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ۔

[۲] سنن ابی داؤد، باب الحث علی طلب العلم، رقم الحدیث:۳۶۴۳، ج:۳، ص: ۳۵۴، دار الکتاب العربی، بیروت۔

[۳] احیاء علوم الدین، کتاب العلم، ج:۱، ص:۴۸، دار التقویٰ للتراث، قاہرہ، مصر۔

[۴] المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب العلم، رقم الحدث: ۳۱۱، ج: ۱، ص: ۱۶۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

[۵] الترغیب والترہیب للمنذری، کتاب العلم، رقم الحدیث:۱۱۸، ج:۱، ص: ۵۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

متعلّم اور معلّم کا درجہ:

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ جَاءَ مَسْجِدِيْ هٰذَا ، لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهٗ أَوْ يُعَلِّمُهٗ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ، وَمَنْ جَاءَهٗ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعِ غَيْرِهٖ.[۱]

ترجمہ: جو شخص میری اِس مسجد میں آئے اور اس کا مقصد صرف یہ ہو کہ وہ علم دین سیکھے یا کسی کو سکھائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے درجہ میں ہوگا، اور جو شخص اس کے علاوہ کسی کام کے لیے آئے تو وہ اس مرد کی طرح ہوگا جو دوسرے کا سامان دیکھتا ہے۔

علما دو قسم کے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عُلَمَاءُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ رَجُلَانِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ عِلْماً فَبَذَلَهٗ لِلنَّاسِ وَلَمْ يَأْخُذْ عَلَيْهِ طَمَعاً وَلَمْ يَشْتَرِ بِهٖ ثَمَناً فَذٰلِكَ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ حِيْتَانُ الْبَحْرِ وَدَوَابُّ الْبَرِّ وَالطَّيْرُ فِيْ جَوِّ السَّمَاءِ وَ يُقَدَّمُ عَلَى اللهِ سَيِّداً شَرِيْفاً حَتّٰى يُرَافِقَ الْمُرْسَلِيْنَ ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ عِلْماً فَبَخِلَ بِهٖ عَنْ عِبَادِ اللهِ وَأَخَذَ عَلَيْهِ طَمَعاً وَاشْتَرٰى بِهٖ ثَمَناً فَذٰكَ يُلْجَمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ وَ يُنَادِيْ مُنَادٍ:هٰذَا الَّذِيْ آتَاهُ اللهُ عِلْماً فَبَخِلَ بِهٖ عَنْ عِبَادِ اللهِ وَأَخَذَ عَلَيْهِ طَمَعاً وَاشْتَرٰى بِهٖ ثَمَناً ، وَكَذٰلِكَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ.[۲]

ترجمہ: اس امت کے علما دو قسم کے ہیں: ایک وہ شخص ہے جسے اللہ جل شانہ نے علم عطا فرمایا تو اس نے عوام کے لیے اسے خرچ (استعمال) کیا، اس پر کوئی لالچ نہیں کی اور نہ ہی اُس کے بدلے دام وصول کیا تو اُس عالم کے لیے سمندر کی مچھلیاں، خشکی کے چوپائے اور فضا کے پرندے استغفار کرتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز سردار کی صورت میں پیش کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مرسلین عظام کے ساتھ ہو جائے گا۔ اور ایک وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا تو اُس نے اللہ کے بندوں سے اس میں بخل کیا، اس پر لالچ کی اور اس کے بدلے عوام سے دام وصول کیا تو بروزِ قیامت ایسے عالم کو آگ کی لگام لگادی جائے گی اور ایک منادی ندا کرے گا: یہ ہے وہ شخص جسے اللہ نے علم عطا فرمایا تو اس نے اس میں اللہ کے بندوں سے بخل کیا، اس پر لالچ کی اور اس کے بدلے اُن سے دام وصول کیا۔ اور اس کا یہی حال رہے گا یہاں تک کہ حساب سے فارغ ہو جائے۔

معلّم کا اجر وثواب:

● حضرت سہل بن معاذ بن انس سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ عَلَّمَ عِلْماً فَلَهٗ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهٖ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ شَيْئاً.[۳]

ترجمہ: جو شخص کسی کو علم سکھائے تو سکھانے والے کے لیے اُس کا اجر وثواب ہوگا جو اُس پر عمل کرے گا اور اس سے عمل کرنے والے کے اجر وثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگی۔

● حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهٗ وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِيْنَ حَتَّى النَّمْلَةِ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتِ لَيُصَلُّوْنَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ.[۴]

---

[۱] جامع الاحادیث، رقم الحدیث:۲۰۵۲۶، ج:۷، ص:۱۶، دار الفکر، بیروت.

[۲] مجمع الزوائد و منبع الفوائد، رقم الحدیث:۵۱۱، ج:۱، ص: ۳۳۲، دار الفکر، بیروت.

[۳] سنن ابن ماجہ، باب ثواب معلم الناس الخیر، رقم الحدیث:۲۴۰، ج:۱، ص: ۸۸، دار الفکر، بیروت.

[۴] سنن الترمذی، باب ما جاء فی عالم المدینة، ج:۲، ص: ۹۳، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ.

ترجمہ: بیشک اللہ جل شانہ لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والے پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے، آسمان وزمین کی مخلوق حتی کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی دریا میں اس کے لیے رحمت کی دعا کرتی ہے۔

علم سکھانا بہترین صدقہ ہے:

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمَهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ.[۱]

ترجمہ: بہترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان مرد علم سیکھے، پھر وہ علم اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔

علمائے دین، انبیائے کرام کے وارث ہیں:

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ نبوت سے بڑھ کر کوئی رتبہ نہیں اور اُس رتبہ کی وراثت سے بڑھ کر کوئی اعزاز نہیں؛ لہٰذا علمائے دین کے فضل وشرف کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ انبیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے وارث ہیں۔ چنانچہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلاَ دِرْهَمًا ، وَرَّثُوا الْعِلْمَ ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.[۲]

ترجمہ: بیشک علمائے دین، انبیائے کرام کے وارث ہیں اور انبیائے کرام نے دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا ہے، انھوں نے علم کا وارث بنایا ہے، تو جس نے علم حاصل کیا اُس نے وافر حصہ حاصل کیا۔

علما روشن ستاروں کی طرح ہیں:

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ فِي الْأَرْضِ كَمَثَلِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ يُهْتَدَىٰ بِهَا فِيْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، فَإِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُومُ أَوْشَكَ أَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ.[۳]

ترجمہ: علمائے کرام زمین میں ایسے ہی ہیں جیسے آسمان میں روشن ستارے، کہ ان کے ذریعہ بحر وبر اور خشک وتر کی تاریکیوں میں ہدایت حاصل کی جاتی ہے، جب ستارے بے نور ہو جائیں گے تو ہدایت دینے والے راستہ بھٹکنے کے قریب ہو جائیں گے۔

علمائے کرام کی صحبت اختیار کرنے کا حکم:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ! عَلَيْكَ بِمُجَالَسَةِ الْعُلَمَاءِ ، وَاسْمَعْ كَلَامَ الْحُكَمَاءِ ، فَإِنَّ اللهَ يُحْيِي الْقَلْبَ الْمَيِّتَ بِنُوْرِ الْحِكْمَةِ كَمَا يُحْيِي الْأَرْضَ الْمَيْتَةَ بِوَابِلِ الْمَطَرِ.[٤]

ترجمہ: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے نورِ نظر! تم پر لازم ہے کہ تم علما کی صحبت اختیار کرو اور حکما کا کلام سنو؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ حکمت کے نور سے مردہ دل کو زندہ فرما دیتا ہے جیسے موسلا دھار بارش سے مردہ (خشک) زمین کو زندگی عطا کرتا ہے۔

روزِ قیامت علمائے کرام کی مغفرت:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[۱] سنن ابن ماجه ، رقم الحديث : ۲٤۳ ، ج۱ ، ص: ۸۹ ، دار الكتب العلمية ، بيروت.

[۲] سنن ابی داؤد ، باب الحث على طلب العلم ، رقم الحديث: ۳٦۳۸ ، ص: ٦۱۷ ، دار إحياء التراث العربي ، بيروت.

[۳] مسند احمد بن حنبل ، ج۳ ، ص ۱۵۷ ، مسند انس بن مالك ، رقم الحديث ۱۲٦۲۱ ، مؤسسة قرطبة ، القاهرة.

[٤] مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ، باب فی فضل العلماء ومجالستهم ، رقم الحديث: ۵۱۸ ، ج:۱ ، ص: ۳۳٤ ، دار الفكر ، بيروت.

يَبْعَثُ اللهُ الْعُلَمَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا مَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ! إِنِّي لَمْ أَضَعْ عِلْمِي فِيكُمْ وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُعَذِّبَكُمْ ، اذْهَبُوا، فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.[۱]

ترجمہ: اللہ جل شانہ قیامت کے دن علما کو اٹھائے گا، پھر فرمائے گا: اے گروہِ علما! میں نے تمھیں اپنا علم اس لیے نہیں دیا تھا کہ تمھیں عذاب دینے کا ارادہ ہو، جاؤ، میں نے تمھیں بخش دیا ہے۔

علماے کرام بروزِ قیامت شفاعت کریں گے:

- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يُبْعَثُ الْعَالِمُ وَالْعَابِدُ، فَيُقَالُ لِلْعَابِدِ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ ، وَ يُقَالُ لِلْعَالِمِ: اثْبُتْ حَتَّى تَشْفَعَ لِلنَّاسِ بِمَا أَحْسَنْتَ أَدَبَهُمْ [۲]

ترجمہ: بروزِ قیامت عالم اور عابد اٹھائے جائیں گے، تو عابد سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اور عالم سے کہا جائے گا: تم ٹھہرو، یہاں تک کہ لوگوں کی شفاعت کرو، کیوں کہ تم نے انھیں عمدہ علم و ادب سکھایا ہے۔

- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ اللهُ سُبْحَانَهُ لِلْعَابِدِيْنَ وَالْمُجَاهِدِيْنَ: اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ ، فَيَقُوْلُ الْعُلَمَاءُ: بِفَضْلِ عِلْمِنَا تَعَبَّدُوْا وَجَاهَدُوْا. فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنْتُمْ عِنْدِيْ كَبَعْضِ مَلَائِكَتِيْ ، اِشْفَعُوْا، تُشَفَّعُوْا، فَيَشْفَعُوْنَ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ.[۳]

ترجمہ: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ جل شانہ عابدین ومجاہدین سے فرمائے گا: تم سب جنت میں داخل ہو جاؤ۔ علماے کرام عرض کریں گے: انھوں نے ہمارے علم کی فضیلت کے باعث ہی عبادت اور جہاد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم میرے نزدیک میرے بعض فرشتوں کی طرح ہو، شفاعت کرو، تمھاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ تو علماے کرام شفاعت کریں گے، پھر جنت میں داخل ہوں گے۔

عابد پر عالم کی فضیلت:

- حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ.[٤]

ترجمہ: بیشک عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے۔

- حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلٰى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلَى أَدْنَاكُمْ. [٥]

ترجمہ: عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسی تم میں ادنیٰ شخص پر میری فضیلت ہے۔

- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلٰى الْعَابِدِ سَبْعُوْنَ دَرَجَةً ، بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ حُضْرُ الْفَرْسِ السَّرِيْعِ الْمُضْمَرِ مِئَةَ عَامٍ ، وَذٰلِكَ أَنَّ الشَّيْطَانَ يَضَعُ الْبِدْعَةَ لِلنَّاسِ فَيُبْصِرُهَا الْعَالِمُ فَيَنْهٰى عَنْهَا ، وَالْعَابِدُ مُقْبِلٌ عَلٰى عِبَادَتِهِ لَا يَتَوَجَّهُ لَهَا وَلَا يَعْرِفُهَا.[٦]

---

[۱] المعجم الصغیر ، باب من اسمه عبدالله ، رقم الحدیث: ٥٩١، ج:١، ص: ٣٥٤، المکتب الاسلامی ، دار عمار ، بیروت.

[۲] شعب الایمان ، فصل فی فضل العلم وشرف مقداره ، رقم الحدث: ١٥٨٨، ج: ٣، ص: ٢٣٤، مکتبة الرشد للنشر والتوزیع ، ریاض.

[۳] احیاء علوم الدین ، کتاب العلم ، ج:١، ص: ٤٩، دار التقویٰ للتراث ، قاهره ، مصر.

[٤] سنن ابی داؤد ، باب الحث علی طلب العلم ، رقم الحدیث: ٣٦٣٨، ص:٦١٧، داراحیاء التراث العربی، بیروت.

[٥] سنن الترمذی ، باب ما جاء فی عالم المدینة ، ج:٢، ص:٩٣، مجلس برکات ، جامعه اشرفیه، مبارک پور، اعظم گڑھ.

[٦] کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال ، کتاب العلم ، رقم الحدیث:٢٨٩١٤، ج:١٠ ، ص:١٧٥، مؤسسة الرسالة.

ترجمہ: عابد پر عالم کی فضیلت ستر درجے ہے، اور ہر دو درجوں کے درمیان چھریرے، تیز رفتار گھوڑے کی سو سال کی مسافت ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان لوگوں کے لیے بدعت وضع کرتا ہے تو عالم اسے دیکھتا ہے اور لوگوں کو اس سے منع کرتا ہے اور عابد اپنی عبادت میں مصروف رہتا ہے، وہ اُس بدعت کی طرف توجہ نہیں دیتا اور نہ ہی اسے اُس کی معرفت ہوتی ہے۔

● حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَضْلُ الْعَالِـمِ عَلىٰ الْعَابِدِ سَبْعُوْنَ دَرَجَةً ،مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.[۱]

ترجمہ: عابد پر عالم کی فضیلت ستر درجے ہے، اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے۔

● حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَقِيْهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ.[۲]

ترجمہ: ایک فقیہ (عالم دین) شیطان پر ایک ہزار عابد کی بہ نسبت زیادہ بھاری ہے۔

رسولِ خدا ﷺ کی میراث:

حضرت عبداللہ رومی سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں:

مَرَّ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِسُوقِ الْمَدِيْنَةِ فَوَقَفَ عَلَيْهَا فَقَالَ: يَا أَهْلَ السُّوقِ! مَا أَعْجَزَكُمْ. قَالُوا: وَمَا ذٰكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ؟قَالَ: ذٰكَ مِيرَاثُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يُقْسَمُ وَأَنْتُمْ هٰهُنَا لَا تَذْهَبُوْنَ فَتَأْخُذُوْنَ نَصِيبَكُمْ مِنْهُ.قَالُوْا: وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي الْمَسْجِدِ.فَخَرَجُوْا سِرَاعًا إِلىٰ الْمَسْجِدِ وَوَقَفَ أَبُوْهُرَيْرَةَ لَهُمْ حَتَّى رَجَعُوْا. فَقَالَ لَهُمْ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوْا: يَا أَبَاهُرَيْرَةَ قَدْ أَتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَلَمْ نَرىٰ فِيْهِ شَيْئًا يُقْسَمُ.فَقَالَ لَهُمْ أَبُوْهُرَيْرَةَ: أَمَا رَأَيْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ أَحَدًا؟ قَالُوْا: بَلىٰ رَأَيْنَا قَوْمًا يُصَلُّونَ وَقَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ وَقَوْمًا يَتَذَاكَرُوْنَ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ . فَقَالَ لَهُمْ أَبُوْهُرَيْرَةَ : وَيْحَكُمْ .فَذٰكَ مِيرَاثُ مُحَمَّدٍ ﷺ.[۳]

ترجمہ: ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ کے بازار سے گزرے، تو وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا: اے بازار والو! تم کتنے عاجز ہو۔ انھوں نے کہا: ابو ہریرہ! کیا بات ہے؟ فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے اور تم لوگ یہاں بازار میں مصروف ہو، وہاں نہیں جارہے ہو کہ اُس میں سے اپنا حصہ حاصل کرو۔ انھوں نے پوچھا: کہاں میراث تقسیم ہو رہی ہے؟ فرمایا: مسجد میں۔ یہ سن کر وہ سب تیزی سے مسجد کی طرف چل پڑے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے سامانوں کی دیکھ بھال کے لیے وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ وہ سب واپس آگئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: کیا ہوا؟ انھوں نے کہا: ابو ہریرہ! ہم مسجد گئے، اس کے اندر داخل ہوئے، لیکن ہمیں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئی جو تقسیم کی جارہی ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے پوچھا: کیا تم نے مسجد میں کسی کو نہیں دیکھا؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں! ہم نے دیکھا کہ کچھ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں، اور کچھ لوگ قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں، اور کچھ لوگ حلال وحرام (دینی مسائل) کا مذاکرہ کر رہے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے، وہی محمد ﷺ کی میراث ہے۔

عصری علوم وفنون کی تحصیل:

قرآن وحدیث میں جس طرح دینی تعلیم حاصل کرنے کی رغبت دلائی گئی، اس کے فضائل ومناقب بیان کیے گئے اور اس کی تحصیل کے آداب واحکام بتائے گئے ہیں، اسی طرح عصری علوم وفنون کی تحصیل اور کائنات میں غور وفکر کی دعوت وترغیب بھی دی گئی ہے۔ اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام کو ملائکہ کے درمیان جس علم کے ذریعہ اعزاز بخشا وہ خالص دین کا علم نہیں تھا، بلکہ اس کا تعلق براہِ راست دنیا سے تھا اور

[۱] مجمع الزوائد ، باب فی فضل العلم والمتعلم ، رقم الحديث :٤٩٨، ج:١، ص: ٣٢٩، دار الفكر ، بيروت.

[۲] سنن ابن ماجه ، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم ، ج:١، ص:٨١ ، رقم الحديث:٢٢٢، دارالفكر، بيروت.

[۳] المعجم الاوسط، رقم الحديث: ١٤٢٩، ج: ٢، ص: ١١٤، دارالحرمين ، القاهرة ، مصر.

وہ علم دنیا کی چیزوں کے اسما سے متعلق تھا۔ قرآن کریم میں اس واقعہ کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے:

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمۡ عَلَى الۡمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنۡۢبِـُٔوۡنِىۡ بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوۡا سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ يٰٓـاٰدَمُ اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۚ فَلَمَّآ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۙ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۙ وَاَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۳۳﴾ [۱]

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے، پھر سب اشیاء کو ملائکہ پر پیش کر کے فرمایا: سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ۔ بولے: پاکی ہے تجھے، ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا، بے شک تو ہی علم وحکمت والا ہے۔ فرمایا: اے آدم! بتا دے انھیں سب اشیاء کے نام۔ جب آدم نے انھیں سب کے نام بتا دیئے، فرمایا: میں نہ کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزیں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔[۲]

اس کی تفسیر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر تمام اشیا و جملہ مسمیات پیش فرما کر آپ کو ان کے اسما وصفات وافعال وخواص واصول علوم وصناعات سب کا علم بطریق الہام عطا فرمایا۔ اس کے بعد فرشتوں سے فرمایا اگر تم اپنے اس خیال میں سچے ہو کہ میں کوئی مخلوق تم سے زیادہ عالم پیدا نہ کروں گا اور خلافت کے تم ہی مستحق ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ؛ کیوں کہ خلیفہ کا کام تصرف وتدبیر اور عدل وانصاف ہے اور یہ بغیر اس کے ممکن نہیں کہ خلیفہ کو ان تمام چیزوں کا علم ہو جن پر اس کو متصرف فرمایا گیا اور جن کا اس کو فیصلہ کرنا ہے۔[۳]

اس سے سمجھ میں آیا کہ امتِ مسلمہ کو عصری علوم وفنون میں بھی دسترس اور عبور حاصل کرنا چاہیے؛ اس لیے کہ اسے پوری دنیا کی قیادت اور تمام انسانوں کی رہنمائی کرنی ہے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینا ہے۔ اور یہ سب کام اس امر کے متقاضی ہیں کہ دینی علوم میں کمال وبصیرت پیدا کرنے کے ساتھ عصری علوم وفنون میں بھی مہارت حاصل کی جائے۔

قرآن کریم میں ہر چیز کا بیان ہے:

قرآن کریم دینی علوم ومعارف کا سرچشمہ اور عصری تحقیقات وانکشافات کا مصدر ومنبع ہے؛ اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ حتی المقدر قرآن کریم کا علم حاصل کریں اور اس کے اندر روپوش حیران کن معلومات کے خزانے اربابِ علم ودانش کے سامنے پیش کریں اور یہ واضح کر دیں کہ جدید سائنسی تحقیقات کی انتہا وہی ہے جو قرآن کریم نے بہت پہلے بیان فرما دیا ہے۔ اس حوالہ سے قرآن کریم میں ہے:

● وَمَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيۡرُ بِجَنَاحَيۡهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمۡثَالُكُمۡ ؕ مَا فَرَّطۡنَا فِى الۡكِتٰبِ مِنۡ شَىۡءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمۡ يُحۡشَرُوۡنَ ﴿۳۸﴾ [۴]

ترجمہ: اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرند کہ اپنے پروں اڑتا ہے مگر تم جیسی اُمّتیں، ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا (یعنی جملہ علوم اور تمام "مَا كَانَ وَ مَا يَكُوْنُ" کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیاء کا علم اس میں ہے) پھر اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں گے۔[۵]

● وَ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَىۡءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحۡمَةً وَّ بُشۡرٰى لِلۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۸۹﴾ [۶]

ترجمہ: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو۔[۷]

● ترمذی کی حدیث میں ہے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش آنے والے فتنوں کی خبر دی۔ صحابہ نے ان سے خلاص کا طریقہ دریافت کیا، فرمایا:

---

[۱] پارہ: ۱، البقرہ: ۲، آیت: ۳۱ تا ۳۳.

[۲] کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ.

[۳] خزائن العرفان فی تفسیر القرآن، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ.

[۴] پارہ: ۷، الانعام: ٦، آیت: ۲۸.

[۵] کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن مع خزائن العرفان فی تفسیر القرآن، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ.

[٦] پارہ: ۱٤، النحل: ۱٦، آیت: ۸۹.

[۷] کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ.

کتاب اللہ میں تم سے پہلے واقعات کی بھی خبر ہے، تم سے بعد کے واقعات کی بھی اور تمھارے مابین کا علم بھی۔

● حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: جو علم چاہے وہ قرآن کو لازم کرلے، اس میں اولین وآخرین کی خبریں ہیں۔

● امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُمّت کے سارے علوم حدیث کی شرح ہیں اور حدیث قرآن کی، اور یہ بھی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی حکم بھی فرمایا وہ وہی تھا جو آپ کو قرآنِ پاک سے مفہوم ہوا۔

● ابوبکر بن مجاہد سے منقول ہے انھوں نے ایک روز فرمایا کہ عالَم میں کوئی چیز ایسی نہیں جو کتاب اللہ یعنی قرآن شریف میں مذکور نہ ہو، اس پر کسی نے ان سے کہا: سراؤں (مسافر خانوں) کا ذکر کہاں ہے؟ فرمایا: اس آیت "لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ الخ" میں۔

● ابنِ ابوالفضل مرسی نے کہا کہ اولین وآخرین کے تمام علوم قرآنِ پاک میں ہیں۔ غرض یہ کتاب جامع ہے جمیع علوم کی جس کسی کو اس کا جتنا علم ملا ہے اتنا ہی جانتا ہے۔[۱]

زمین میں سفر اور حقائق کا مشاہدہ کرنے کی دعوت:

آج آثارِ قدیمہ کی تحقیق وجستجو کا مستقل ایک شعبہ ہے اور لوگ طرح طرح کے علوم وفنون حاصل کر کے اِس میدان میں کام کر رہے ہیں۔ قرآن کریم نے بہت پہلے اس علم کی تحصیل کی طرف توجہ دلائی اور گزشتہ قوموں کے دِیار وآثار دیکھنے اور اُن میں غور وفکر کرنے کی دعوت دی اور اس کا مقصود بھی واضح کر دیا کہ اس عمل کے ذریعہ غور وفکر کرنے والوں کو اللہ جل شانہ کی معرفت حاصل ہوگی اور انھیں ربِّ کریم کی قدرتِ کاملہ کا یقین ہو جائے گا۔ قرآن کریم میں ہے:

اَوَ لَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ [۲]

ترجمہ: اور کیا انھوں نے نہ دیکھا اللہ کیوں کر خَلق کی ابتدا فرماتا ہے (کہ پہلے انھیں نطفہ بناتا ہے، پھر خونِ بستہ کی صورت دیتا ہے، پھر گوشت پارہ بناتا ہے، اس طرح تدریجاً ان کی خِلقت کو مکمل کرتا ہے) پھر اسے دوبارہ بنائے گا (آخرت میں بَعث کے وقت) بیشک یہ اللہ کو آسان ہے (یعنی پہلی بار پیدا کرنا اور مرنے کے بعد پھر دوبارہ بنانا)۔ تم فرماؤ: زمین میں سفر کر کے دیکھو (گزشتہ قوموں کے دیار وآثار کو کہ) اللہ کیوں کر پہلے بناتا ہے (مخلوق کو، پھر اسے موت دیتا ہے۔) پھر اللہ دوسری اٹھان اٹھاتا ہے، بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔[۳]

کائنات میں غور وفکر کی ترغیب:

آج سائنسی علوم وفنون کی ترقی نے عام انسانوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال رکھا ہے اور لوگ روز بروز محیر العقول چیزوں سے آشنا ہو رہے ہیں، کائنات میں روپوش حقائق سے پردے اٹھنے لگے ہیں، زمین کی تہوں اور آسمان کی بلندیوں کے راز ہائے سربستہ نمایاں ہو رہے ہیں، مگر اِن سب کے باوجود قرآن وحدیث کے ذریعہ جتنا کچھ بیان کیا جا چکا ہے اب تک اُس کا عشر عشیر بھی سامنے نہیں آسکا ہے، بلکہ مزید غور کریں تو معلوم ہوگا کہ مذہبِ اسلام نے ہی سائنسی علوم وفنون کے عروج وارتقا کے لیے مضبوط بنیادیں فراہم کی ہیں اور مختلف انداز سے انسانوں کو کائنات میں غور وفکر کرنے کی دعوت وترغیب دی ہے جو سائنس کی اَساس ہے، بطورِ مثال چند آیات پیش کی جاتی ہیں:

● اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِىْ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاۤءِ مِنْ مَّاۤءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاۤءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ [٤]

---

[۱] خزائن العرفان فی تفسیر القرآن، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ.

[۲] پارہ: ۲۰، العنکبوت: ۲۹، آیت: ۱۹، ۲۰.

[۳] کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن مع خزائن العرفان فی تفسیر القرآن، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ.

[٤] پارہ: ۲، البقرہ: ۲، آیت: ۱٦٤.

ترجمہ: بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات ودن کا بدلتے آنا اور کشتی کہ دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے جلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان وزمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے ان سب میں عقلمندوں کے لیے ضرور نشانیاں ہیں۔[۱]

● هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَ الْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ [۲]

ترجمہ: وہی ہے جس نے سورج کو جگمگاتا بنایا اور چاند چمکتا اور اس کے لیے منزلیں ٹھہرائیں کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جانو، اللہ نے اسے نہ بنایا مگر حق، نشانیاں مفصل بیان فرماتا ہے علم والوں کے لیے۔[۳]

● وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْهٰرًا ؕ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَ فِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۫ وَ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾ [٤]

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا، اور اس میں لنگر اور نہریں بنائیں، اور زمین میں ہر قسم کے پھل دو دو طرح کے بنائے، رات سے دن کو چھپالیتا ہے، بیشک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کو، اور زمین کے مختلف قطعے ہیں اور ہیں پاس پاس، اور باغ ہیں انگوروں کے، اور کھیتی اور کھجور کے پیڑ ایک تھالے سے اُگے اور الگ الگ، سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے اور پھلوں میں ہم ایک کو دوسرے سے بہتر کرتے ہیں، بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لیے۔[۵]

● هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّ مِنْهُ شَجَرٌ فِیْهِ تُسِیْمُوْنَ ﴿۱۰﴾ یُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَ الزَّیْتُوْنَ وَ النَّخِیْلَ وَ الْاَعْنَابَ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ۙ وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ وَ النُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ مَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ [٦]

ترجمہ: وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا، اس سے تمھارا پینا ہے، اور اس سے درخت ہیں جن سے چَراتے ہو، اس پانی سے تمھارے لیے کھیتی اگاتا ہے، اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل، بیشک اس میں نشانی ہے دھیان کرنے والوں کو، اور اس نے تمھارے لیے مسخر کیے رات اور دن اور سورج اور چاند، اور ستارے اس کے حکم کے باندھے ہیں، بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کو، اور وہ جو تمھارے لیے زمین میں پیدا کیا رنگ برنگ، بیشک اس میں نشانی ہے یاد کرنے والوں کو۔[۷]

● وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ﴿۲۲﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ ابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ [۸]

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش، اور تمھاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف، بیشک اس میں نشانیاں ہیں

---

[۱] كنزالايمان فی ترجمة القرآن ، مجلس بركات ، جامعه اشرفيه ، مبارك پور ، اعظم گڑھ.

[۲] پارہ: ۱۱، یونس :۱۰، آیت :۵.

[۳] كنزالايمان فی ترجمة القرآن ، مجلس بركات ، جامعه اشرفيه ، مبارك پور ، اعظم گڑھ.

[٤] پارہ: ۱۳، الرعد:۱۳، آیت :۳، ٤ .

[٥] كنزالايمان فی ترجمة القرآن ، مجلس بركات ، جامعه اشرفيه ، مبارك پور ، اعظم گڑھ.

[٦] پارہ : ١٤، النحل :١٦، آیت :١٠ تا ١٣.

[٧] كنزالايمان فی ترجمة القرآن ، مجلس بركات ، جامعه اشرفيه ، مبارك پور ، اعظم گڑھ.

[٨] پارہ: ٢١، الروم : ٣٠، آیت : ٢٢، ٢٤، ٢٣.

جاننے والوں کے لیے، اور اس کی نشانیوں میں سے ہے رات اور دن میں تمھارا سونا، اور اس کا فضل تلاش کرنا، بیشک اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کے لیے، اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمھیں بجلی دکھاتا ہے ڈراتی اور امید دلاتی، اور آسمان سے پانی اتارتا ہے تو اس سے زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مَرے پیچھے، بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لیے۔[۱]

خلاصۂ کلام:

مذکورہ بالا آیات واحادیث سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ مذہبِ اسلام نے تعلیم کو جو اہمیت دی ہے وہ کسی دوسرے مذہب میں نہیں ہے، اور یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ قرآن وحدیث میں علم وتعلیم اور متعلّم ومعلّم کے فضائل ومناقب اور ان کے درجات ومراتب کا جس طرح سے بیان ہے اُس کی مثال تاریخ عالم میں کہیں اور نہیں ملتی۔

بلکہ حق تو یہ ہے کہ آج دنیا میں تعلیم وتعلّم، علم ودانش اور جدید تحقیقات وانکشافات کی جو بہاریں نظر آرہی ہیں وہ قرآن وحدیث کی رہین منت ہیں، اگر مذہبِ اسلام نے درس وتدریس اور تعلیم وتربیت کی جانب اتنی توجہ نہ دی ہوتی تو دَورِ حاضر میں علمی دانش کدوں کی جلوہ سامانیاں نہیں ہوتیں، یوں ہی قرآن وحدیث میں اگر علم وعمل کی عظمت واہمیت کو اِس طرح اجاگر نہ کیا گیا ہوتا اور زمین میں سفر کرکے اُس کے پوشیدہ اسرار ورموز کی معرفت حاصل کرنے کا حکم نہ دیا جاتا تو اِس زمانہ میں بھی تعلیمی اور تحقیقی مزاج اتنا بلند وبالا نہیں ہوتا۔ اور اگر قرآن نے کائنات میں غور وفکر کرنے کی دعوت وترغیب نہ دی ہوتی تو سائنسی علوم وفنون اور جدید تحقیقات وایجادات کی یہ شان نہیں ہوتی۔

اللہ جل شانہ نے ہم پر کتنا احسان فرمایا کہ جملہ علوم وفنون کا خزانہ ”قرآن کریم“ ہمیں عطا کیا اور اس کے رموز واسرار کی تعلیم وتفہیم کے لیے اپنے محبوب حضور رحمتِ عالم ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ ہمارے اسلاف نے اِس نعمت کی عظمت واہمیت کو سمجھا اور قرآن وحدیث کے علوم ومعارف کا اکتساب کیا، اس لیے انھوں نے دینی مسائل کے حل کے ساتھ عصری تقاضوں کو بھی پورا کیا، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ انھوں نے قرآن وحدیث کی برکت سے عصری علوم وفنون میں بھی اقوام عالم کی رہنمائی کی اور دنیا کے بیشتر حصوں کو اپنے زیر نگیں کرلیا۔

مگر افسوس! ہم نے قرآن وحدیث کے علوم ومعارف کے اکتساب میں کوتاہی کی اور اپنے اسلاف کی تعلیمات وتحقیقات کو پس پشت ڈال دیا جس کے نتیجہ میں ہماری ساری شان وشوکت خاک میں مل گئی اور ہم کس مپرسی کا شکار ہوگئے۔ سچ کہا ہے شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال نے ؎

گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی — ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا
حکومت کا تو کیا رونا، وہ اِک عارضی شے تھی — نہیں دنیا کے آئینِ مسلّم سے کوئی چارا
مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آبا کی — جو دیکھیں اُن کو یورپ میں، تو دل ہوتا ہے سی پارہ

لہٰذا یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی عظمتِ رفتہ کی بازیابی کے لیے دینی علوم ومعارف کی تحصیل کے ساتھ عصری علوم وفنون کا بھی اکتساب کریں اور ربِّ کریم کی بارگاہ میں وہ دعائیں بھی کرتے رہیں جو سرکار علیہ الصلاۃ والسلام سے منقول ہیں:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ .[۲] اے اللہ! میں تجھ نفع بخش علم کا سوال کرتا ہوں اور ایسے علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو نفع بخش نہ ہو۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا .[۳] ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، پاکیزہ رزق اور مقبول عمل کا طالب ہوں۔

ساجد علی مصباحی، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ، یوپی

۲۷/ذی الحجہ ۱۴۳۷ھ/۳۰/ستمبر ۲۰۱۶ء۔ جمعہ مبارکہ

---

[۱] کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ.

[۲]المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث: ۹۰۵۰، ج:۹، ص:۳۲، دارالحرمین، القاھرۃ، مصر.

[۳] سنن ابن ماجہ، باب ما یقال بعد التسلیم، رقم الحدیث: ۹۲۵، ج:۱، ص:۲۹۸، دارالفکر، بیرت.